رہبر معظم کا صوبہ فارس کے ضلع لار میں عظیم الشان عوامی اجتماع سےخطاب ـ 8 /May/ 2008

بسم اللہ الرحمن الرحیم
والحمدللہ ربّ العالمین. والصّلاۃ والسّلام علی سیّدنا و نبیّنا ابی‌القاسم المصطفی محمّد و علی الہ الاطیبین الاطھرین المنتجبین و صحبہ المصطفین الاخیار. اللّھمّ صلّ و سلّم علی ولیّك و حجّتك حجّۃ بن‌الحسن صلواتك علیہ و علی آبائہ.

اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ضلع لارستان کے اچھے ومؤمن اور اس قدیم و کہن شہر کے عوام اور آپ بہنوں اور بھائیوں کے عظیم اجتماع سے ملاقات کا موقع عطا فرمایا۔ ماضی میں صوبہ فارس کے دوروں میں میری خواہش یہ رہی کہ لارستان کے علاقے اور شہر لار کے عوام سے ملاقات ہو لیکن ایسا ممکن نہیں ہو سکا۔ آج آپ لوگوں کے درمیان اس مہر و محبت کی فضا میں ایسا محسوس کر رہا ہوں کہ جس بندہ مسلمان اور مومن کا دل، اس طرح اسلامی تعلیمات سے آشنا ہو یقینا اس کی زندگی، اس کا ماحول، اس کا شہر اور اس کا معاشرہ اسی خوشبو اور پاکیزگي سے آراستہ ہوگا جو یہاں نظر آ رہی ہے۔ میں آپ عزیزوں کی مہر و محبت کے لئے آپ کا تہہ دل سے شکرگذار ہوں اور خود اپنے اندر بھی آپ کے لئے خاص الفت و محبت کا احساس کرتا ہوں۔
اس موقع پر مناسب ہوگا کہ میں صوبہ فارس کے عوام کا بھی شکریہ ادا کروں۔ اس وسیع و عریض اور مایہ افتخار صوبے کے میرے اس سفر کا یہ آخری دن ہے۔ ان نو دنوں میں جو میں نے آپ کے صوبے میں گزارے، شہر شیراز اور دیگر شہروں کے عزیزوں سے بڑی والہانہ محبت ملی، ان سب کا شکریہ ادا کرنا لازمی سمجھتاہوں ہے۔
خوش قسمتی سے ملک کے حکام کی توجہات صوبہ فارس پر بھی مرکوز ہوئیں۔ کل شہر شیراز میں کابینہ کا اجلاس ہوا اور شہر لار و علاقہ لارستان سمیت صوبے کے عوام کے مختلف مسائل اور امور پر اہم گفتگو ہوئي اور کچھ فیصلے بھی کئے گئے۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالی کی توفیقات حکام کے شامل حال ہوں اور وہ عوام سے اپنی محبت اور الفت کا اظہار کریں جو واقعی محبت و الفت کے مستحق ہیں۔ آپ لوگ جوحقیقی معنی میں خدمت کے مستحق ہیں، خدمت کریں اور اپنے منصبی فرائض ادا کریں۔
ایران کی عصری تاریخ میں لار علاقے کا نام آیت اللہ العظمی سید عبد الحسین لاری سے جڑا ہوا ہے۔ اگر ہم گزشتہ سو یا ایک سو بیس سال کی لار کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہر واقعہ میں اس عظیم شخصیت کا نام نمایاں نظر آتا ہے۔
اپنے اسلاف پر افتخار پر اکتفا کرنا ہمارا مقصود نہیں بلکہ ہم اپنی تاریخ، اپنے ماضی اور اپنی عظیم تاریخی شخصیات سے آشنا ہوکر، خود کو پہچاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اپنے زمانہ حال کو سمجھنے اور درک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔
سو سال سے کچھ قبل کی بات ہے جب لارستان کے علاقے میں اس مرد مجاہد نے شہری اور قبائلی عوام کی حمایت سے تاریخ کی ایک بڑی اہم تحریک کو وجود بخشا۔ اگر قوموں کے بارے میں کوئی نظریہ قائم کرنے کا معیار یہ ہے کہ ہم ان کی قابلیت کا اندازہ کریں، ان کے قومی عزم و ارادے کو دیکھیں، ان کی جرئت اقدام کو پرکھیں۔ اگر یہ کسی قوم اور علاقہ کی قدر و منزلت کے معیار ہیں تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ لار اور لارستان کے قابل احترام عوام ان معیاروں کی بنیاد پرہماری وسیع و عریض سر زمین میں نمایاں ترین افراد ہیں۔ جب ملک میں کبھی کبھی حریت پسندی اور استبداد کی مخالفت کا موضوع اٹھتا تھا،

اس زمانے میں اس بیدار ذہن عالم دین کی برکت سے اس علاقے کے عوام میں حریت پسندی انگڑائیاں لینے لگی تھی جس وقت علاقے کی قوموں اور حتی خود ہماری قوم کے لئے بھی بیرونی جارح قوتوں کے مقابلے میں مزاحمت کا کوئي واضح مطلب نہیں تھا لارستان کے عوام نے اس سید اورمرد مجاہد کی قیادت میں برطانوی جارحیت کو للکارا اور برطانیہ کی طاقت کے خلاف جاں بکف وارد میدان کارزار ہوگئے۔ مرحوم آیت اللہ سید عبد الحسین لاری نے اپنے فرزند کے نام ایک خط میں تحریر فرمایا تھا کہ دباؤ بہت زیادہ ہے لیکن میں اپنے خون کے آخری قطرے تک مزاحمت کروں گا۔ جب رہبر کا یہ انداز ہو، جب پیشوا اس خلوص کے ساتھ سینہ سپر ہو تو فطری بات ہے کہ قوم کے حوصلے بھی بلند ہوں گے اور یہ عزم قوم کو صحیح سمت میں لےجائے گا۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند آیت اللہ سید عبد المحمد مرحوم نے، جو بڑی ممتازعلمی شخصیت کے مالک تھے، مزاحمت کا پرچم بلند کیا۔

لار کے اس ماضی سے اپنی موجودہ حالت اور اپنی عزیز و توانا قوم کے مستقبل کے لئے ہمیں درس لینا چاہئے۔ اس نمونے سے ہمیں پتہ چلا کہ اگر دنیا و ما فیہا کی طمع سے آزاد ایک مخلص رہبر کی رہنمائی میں کوئی قوم دشوار گزار راستوں پر بھی چل پڑے تو ضدی اور بد ترین دشمن کے مقابلے میں بھی کامیابی اس کا مقدر ہوگی۔ اس علاقے اور ملک کے دیگر مقامات کی تاریخ سے یہ درس حاصل کرنے والی ایرانی قوم نے اس کا تجربہ اسلامی انقلاب کے دوران کیا۔ پرچم اسلام کی سربلندی اور تعلیمات محمدی (ص)پر عمل کے نعرے کے ساتھ ایرانی قوم نے ایک ایسے دور میں قدم رکھا جب دنیا کی طاقتیں اس خیال میں تھیں کہ وہ دین و دینداری کو عوامی زندگی سے محو کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ یہ بہت اہم نکتہ ہے کہ ایرانی قوم نے ایک ایسے دور میں دین اور اسلام کے نام پر اپنے انقلاب کی جانب دنیا کی توجہ مبذول کرائي کہ جب دنیا کی بڑی سامراجی طاقتیں یہ یقین کر چکی تھیں کہ دنیا منجملہ مسلم ممالک میں دین و دینداری کی جڑیں ختم کی جا چکی ہیں۔ وہ مطمئن ہو چکی تھیں کہ اب دین کا نام کبھی سامنے نہیں آئے گا اور دینی و مذہبی علامتیں رفتہ رفتہ مٹتی جائیں گی۔ وہ اس خوش تصور میں کھوئي ہوئی تھیں کہ ملت ایران نے اسلام کا پرچم لہراکر پوری دنیا کی انسانی زندگی میں دین و دینداری کی مشعلیں روشن کر دیں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ ہم نے اسلام کے لئے قیام کیا، لیکن ان ممالک میں بھی جہاں کے عوام کسی اور مذہب کے پیرو ہیں ہماری ملت کے انقلاب کے اثرات نظر آئے اور وہاں بھی دین و مذہب اور روحانیت و معنویت کی جانب لوگوں کی توجہ مرکوز ہوئی۔ یہ معجزہ ایرانی قوم نے کیا اور اسلام کے نام پر، قرآن مجید کے مبارک نام پر رونما ہونے والا یہ انقلاب دنیا کی اکثر اقوام کے لئے نمونہ عمل بن گیا۔

اگر آج آپ مسلم ممالک کا سفر کریں تو دیکھیں گے کہ تیس سال قبل یعنی انقلاب کی کامیابی سے پہلے کے مقابلے میں فضا بالکل تبدیل ہو چکی ہے۔ ان دنوں اگر کوئی حریت پسند کی بات کرتا، قیام کرتا یا کوئي تحریک شروع کرتا تو ملحدانہ مکتب فکر اور نعروں کا سہارا لیتا تھا لیکن آج عالم اسلام میں، روشن فکر افراد، طلبا اور فرض شناس انسان جب حریت پسندی، آزادی و خود مختاری کی بات کرتے ہیں تو پرچم اسلام کے سائے تلے یہ نعرے بلند کرتے ہیں یا کوئي تحریک شروع کرتے ہیں۔ یہ ملت ایران کے قیام اور اسلامی انقلاب کی برکت ہے، جس کی جڑیں عصری تاریخ سے متصل زمانے میں پیوست ہیں۔ تنباکو کی تحریک اور آئینی تحریک جو عظیم الشان علما کے ذریعے شروع ہوئی اس میں لارستان کے عوام کا قیام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جب ہم اپنے ماضی پر نظر ڈالتے ہیں تو اسی زاویہ سے ڈالتے ہیں۔ ہمارے لئے ماضی ایک وسیلہ اور آئینہ ہے۔ اس سے ہمیں درس ملتا ہے اور ہم اپنے مستقبل کا خاکہ کھینچنے میں اس سے مدد لیتے ہیں۔

آج سب سے پہلے مرحلے میں ہمارے سامنے جو چیز ہے وہ اسلام سے تمسک ہے۔ تمام خیر و برکتیں جو ایک

قوم کی تمنا ہوتی ہے، اسلام کے زیر سایہ حاصل ہو سکتی ہیں۔ اگر ہم آزادی چاہتے ہیں، خود مختاری چاہتے ہیں، رفاہ عامہ کے خواہاں ہیں، سائنسی ترقی کے متمنی ہیں، مختلف شعبہ ہائے حیات میں پیش قدم رہنے کے آرزومند ہیں، ایرانی قوم کی حیثیت سے اپنے لئے عزت و وقار چاہتے ہیں تو ان سب کا واحد راستہ ہے اسلام سے تمسک ،اسلام کی تعلیمات میں، اور اس دین کی گہرائیوں میں کسی بھی قوم کے لئے یہ ساری نعمتیں پنہاں ہیں۔ اسلام سے تمسک ملت ایران کے پاس سب سے اہم راستہ اور طریقہ ہے۔
دوسری چیز اتحاد ہے ، جس کے بارے میں میں اس سفر میں بھی اور دیگر دوروں میں بھی اپنی تقاریر اور قوم سے خطابات میں خاص تاکید کرتا رہا ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ دشمن اس قوم پر ضرب لگانے کے لئے جس سازش پر کاربند ہے وہ اس مسلمان قوم کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کی تگ و دو ہے۔ عالم اسلام اور امت مسلمہ کے سلسلے میں یہی پالیسی اختیار کی گئي ہے۔ انقلاب کی کامیاب کے آغاز سے ہی ہمارے مسلمان ہمسایہ ممالک منجملہ خلیج فارس کے ہمسایہ ممالک کو اسلامی جمہوری نظام اور اسلامی انقلاب سے ہراساں کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ بد قسمتی سے بعض اوقات دشمنوں کو کچھ کامیابیاں بھی حاصل ہوئیں۔ جبکہ اسلامی جمہوریہ ایران نے تو تمام مسلم اقوام اور حکومتوں کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھا رکھا ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران تو اپنے پورے وجود سے اسلامی اتحاد و یکجہتی کا خواہاں ہے۔ وہ اتحاد جو قوموں میں میل و محبت اور حکومتوں کے درمیان تعاون کا ضامن ہو۔ بحمد اللہ قوموں میںمفاہمتہے، فرقہ وارانہ اور گروہی اختلافات قوموں کے درمیان خلیج پیدا نہیں کر سکتے سوائے اس کے کہ دشمن کا وسوسہ کارگر ہو جائے۔ البتہ حکومتیں سیاست کے زیر اثر کبھی کسی طرف تو کبھی کسی اور جانب مائل ہو سکتی ہیں لیکن ہم آج بھی اعلان کرتے ہیں کہ ہمسایہ ممالک ہمارے بھائي ہیں۔ ان ممالک کی جانب ہم نے دوستی و اخوت کا ہاتھ بڑھا رکھا ہے۔ ہم کسی چیز کے لئے بھی ان کے محتاج نہیں ہیں۔ یہ اخوت کی دعوت، ضرورت کے تحت نہیں ہے۔ ایرانی قوم نے ثابت کر دیا ہے کہ اللہ کی ذات پر توکل اور اپنی صلاحیتوں پر بھرپور اعتماد کے ذریعے مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ ہم تو عالم اسلام کے مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے اختلافات سے گریزاں ہیں اور تمام ممالک کی جانب دوستی کا ہاتھ ہم نے بڑھا رکھا ہے۔ اسلام دشمن طاقتوں اور امریکی و صہیونی جاسوسی کے اداروں کی کوششوں اور سازشوں کے باوجود جو مسلسل فتنہ پروری میں مصروف ہیں، ان کی بد بختی ہی کہئے کہ خطے کے عرب اور غیر عرب ممالک کے ساتھ اسلامی جمہوریہ ایران کے تعلقات پروان چڑھ رہے ہیں۔ البتہ ان تعلقات میں روز افزوں وسعت لانے کی ضرورت ہے۔
درست یہی مطلب ملک کے اندر ذرا مزید توجہ کا طالب ہے۔ اوائل انقلاب سے ہی ملک کے اندر یہ کوشش کی گئی کہ مذہبی اور نسلی بنیادوں پر عظیم ملت ایران کے درمیان سیاسی اختلافات پیدا کئے جائیں۔ ہم نے دشمن کی ان سازشوں کو ناکام تو بنا دیا لیکن اب بھی اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اور ہمارے تمام بھائي بہن اس سلسلے میں ہوشیار رہیں اور پوری توجہ سے کام لیں کہ دشمن اپنے مکر و حیلے کا استعمال نہ کرنے پائے۔ شیعہ سنی، مختلف علاقوں میں بسنے والے افراد، مختلف سیاسی رجحانات کے حامل لوگ، سب کو یہ علم ہونا چاہئے کہ ایرانی قوم، اسی مذہبی، نسلی، اور فکری تنوع کے ساتھ ایک عظیم پیکر ہے۔ ایک متحد قوم ہے۔ اسی اتحاد و یکجہتی کے ہی سہارے خطرناک ترین دشمن کے مقابلے میں اپنے مفادات، اپنے تشخص اور اپنے وقار کی حفاظت ممکن ہوگی اور اللہ کی نصرت و مدد سے دشمن کو زیر کیا جا سکے گا۔
لارستان کے علاقے میں بعض شہروں اور حصوں میں برادران اہل سنت بھی آباد ہیں اور اس علاقے میں شیعہ سنی اخوت و مفاہمت کا قابل تعریف نمونہ موجود ہے۔ میں نے یہ چیز رپورٹوں میں بھی دیکھی اور پڑھی، مجھے اس کی پہلے سے بھی اطلاع تھی اور آج اس اجتماع میں اس کی نشانیاں سامنے ہیں۔ ہم سب کو اسلام کے لئے محنت کرنی ہے۔ کلمہ توحید اور حقیقی اسلامی اقدار اور شریعت محمدی (ص)کو عام کرنے کے لئے شیعہ، سنی

مل کر کوششیں کریں اور اپنی زندگی اور روش پر، اختلاف رای، اختلاف نظر، اختلاف ذوق، ذاتی عناد و اغراض کا غلبہ نہ ہونے دیں کیونکہ دشمن اس سے خوش ہو نگے۔
آج دشمن کی کوشش یہ ہے کہ عظیم اسلامی تحریک کی مرکزیت اور مسلم امہ کے اس محور یعنی ملت ایران کو جو دنیائے اسلامی میں نئي روح پھونکنے کا باعث بنی ہے، بے اثر بنا دیں۔ دشمنوں اور سامراجی طاقتوں کی خواہش یہ ہے کہ اس عملی نمونے کو دنیا کے مسلمانوں کی نظروں سے اوجھل کر دیں۔ اسلامی ملک ایران ایک عملی نمونہ ہے۔ اسلامی ملک ایران نے اپنے وجود، اپنے اثر و رسوخ، اپنی ترقی و پیشرفت اور اپنے اتحاد و خلوص سے عالم اسلام کو یہ یقین دلا دیا ہے کہ دشمن کی سازشوں کے سیلاب کے سامنے اور اس پر تلاطم دور میں بھی اسلامی نظام کی تشکیل کی جا سکتی ہے۔ عملی میدان میں اسلامی اقتدار کو سامنے لایا جا سکتا ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران نے مسلمان اقوام کے سامنے اس کا کامیاب تجربہ کیا۔
دشمن کی نیت، اس کی خواہش اور مذموم آرزو یہ ہے کہ مسلم اقوام کی نظروں کے سامنے سے یہ مثالی نمونہ ہٹ جائے۔ اب خواہ اس کے لئے سیاسی، فوجی اور اقتصادی یلغار کرنی پڑے یا پروپیگنڈہ مہم اور الزام تراشی کا سہارا لینا پڑے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں، عرب خطوں میں، کچھ نامہ نگاروں کے بکے ہوئے قلم ایسے گھٹیا انداز میں ملت ایران اور اسلامی جمہوریہ ایران کے سلسلے میں لکھتے ہیں کہ یقین نہیں آتا۔ ملت ایران، ایک مسلمان معاشرے، اور اسلامی جمہوری نظام کے خلاف ایسی ایسی باتیں لکھتے ہیں کہ انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے کہ آیا کوئي بے ضمیر انسان اور کوئي بکا ہوا قلم یہاں تک بھی گر سکتا ہے؟! پست ترین دنیوی مفادات کے لئے قرآن و اسلام کے مقابلے پر آ سکتا ہے؟!
اس کے سد باب کا واحد راستہ، ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے۔ بھائیو اور بہنو! راستہ یہ ہے کہ ہم اپنے اتحاد و یکجہتی کو روز بروز مضبوط بنائیں، دلوں کو ایک دوسرے کے مزید قریب لائیں اور ملک کو ترقی کی بلندیوں پر لے جانے کے لئے اپنی کوششیں تیز ترکریں۔ آج بحمد اللہ بڑے پیمانے پر کوششیں نظر آ رہی ہیں۔ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اسی لار اور لارستان کے علاقے میں خیّر حضرات بڑے اہم کام انجام دے رہے ہیں جن کی ہمیں اطلاع ہے۔
ہمیں ان کاموں کی تفصیلات سے مطلع کیا جاتا ہے۔ عوام کی خدمت، عوام کی مدد، محروم طبقے کی دستگیری، علمی سرگرمیاں، مساجد کی تعمیر اور اسی جیسے دوسرے کام، ایسے کارہائے نمایاں ہیں جو خطے کے لوگ شوق و رغبت اور دلچسپی و تندہی سے انجام دے رہے ہیں۔ عوام کی یہ خدمت، قومی سطح پر اسلامی جمہوری حکومت اور اسلامی جمہوری نظام کے ذریعہ انجام پا رہی ہے اور انشاء اللہ اس سمت میں ہم روز بروز آگے ہی بڑھتے رہیں گے اور سائنس و ٹیکنالوجی، اقتصادیات و معاشیات، سماجیات و اخلاقیات کے شعبوں میں مسلسل پیش رفت کرتے رہیں گے۔ سامراجی سازشوں کے سد باب کا واحد راستہ اور طریقہ یہی ہے۔

قوم کی بلند ہمتی ہی ملک کو بے نیاز بنا سکتی ہے۔ مختلف شعبوں میں عوام کی جانب سے کی جانے والی سرمایہ کاری بہت اہم ہے۔ خصوصا پروڈکشن کے شعبہ میں سرمایہ کاری قابل تعریف ہے۔ میری نظر میں جو افراد عوام کی خدمت کا شوق رکھتے ہیں ان کا یہ کام بہترین عمل صالح اور کار خیر ہے انہیں چاہئے کہ پیداوار کے شعبے میں سرمایہ کاری کریں۔ اس سے روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوں گے اور ملک کی ترقی میں بھی اس سے مدد ملے گی ساتھ ہی ملک سے غربت کا خاتمہ ہوگا اور یہی اسلامی جمہوری نظام کی عام پالیسی ہے کہ عوام کے مالی سرمائے، فکری سرمائے اور کارآمد افرادی سرمائے کا بھرپور استعمال کیا جائے کہ یہ ملک ان کی ملکیت اور مستقبل ان کے اختیار میں ہے۔

آج علاقے کی قوموں کی نظر میں سامراجی پالیسیاں آشکارا ہو گئی ہیں۔ قوموں کو بخوبی پتہ ہے کہ سامراجی طاقتیں اس علاقے میں کیا چاہتی ہیں کس چیز کی تلاش میں یہاں آ پہنچی ہیں۔؟ خلیج فارس میں امریکیوں کی موجودگی بد امنی کا اہم سبب ہے۔ قومیں اس سے باخبر ہو چکی ہیں۔ وہ زمانہ جب دنیا کی تسلط پسند طاقتیں امن و امان قائم کرنے کے نام پر ملکوں، آبی راستوں، اور اہم گزرگاہوں پر قابض ہو جایا کرتی تھیں اب گزر چکا ہے۔ اب قومیں باخبر ہیں، عراقی عوام جانتے ہیں کہ امریکہ کو عراق کی فکر کیوں لاحق ہوئی۔ خود امریکی بھی اقرار کرنے لگے ہیں کہ ہم تو تیل کی تلاش میں آئے ہیں۔ انہوں نے عراقی عوام کو آزادی دلانے کے نام پر بے شمار مسائل ومشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔ "چو دیدم عاقبت گرگم تو بودی" آج وہ بھیڑئے کی مانند عراقی عوام کی جان کو آ گئے ہیں لیکن اب بھی دعوی یہی ہے کہ ہم عراق میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ عراقی عوام کے لئے بد امنی کی سب سے بڑی وجہ قابض قوتوں کی موجودگی ہے جن کی نظر میں عراقی عوام کی جان و مال اور عزت و ناموس کی کوئی اہمیت اور وقعت نہیں ہے۔

عراق پر قبضے کے اوائل میں ، میں نے نماز جمعہ کے خطبے مں قابضوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ جس طرح آپ لوگ اس قوم کی تحقیر و توہین کر رہے ہیں، عراقی نوجوان کو منہ کے بل زمین پر لٹا دیتے ہیں اور آپ کا فوجی اس نوجوان کی پیٹھ پر پیر رکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے، آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ عراقی عوام اس پر خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ عراقی قوم غیور قوم ہے۔ وہ قابض افواج کے خلاف عراقی عوام کی مزاحمت کا اصلی سبب تلاش کرنے میں لگے ہیں، اس دفعہ بھی ان سے اندازے کی شدید غلطی ہوئی ہے۔ کبھی ایران پر انگلی اٹھائي جاتی ہے تو کبھی شام کو مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ دوسروں پر الزام لگا رہے ہیں۔ ارے خود اپنے گریبان میں کیوں نہیں جھانکتے۔ قابض افواج کی موجودگی ہی عراقی عوام کو مشتعل کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اس کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ عراق کی سرحدوں کے باہر سے کوئی عراقی عوام کو اکسائے۔ دوسروں کے خلاف الزام تراشی احمقانہ حرکت ہے۔ اصلی ملزم اور مجرم خود آپ ہیں۔ مسئلہ عراق میں سب سے پہلے مرحلے میں امریکی مجرم ہیں۔

دیگر مقامات پر بھی یہی صورت حال ہے۔ خلیج فارس میں جو دنیا کا حساس ترین علاقہ ہے امریکی فوجیوں کی موجودگی کے سبب بد امنی کا شکار ہے۔ خطے کی سلامتی مقامی حکومتوں کے ہاتھوں یقینی بنائی جانی چاہئے۔ اسی طرح فلسطین کے مسئلے میں امریکہ کی مداخلت سے اس کی پیچیدگیاں بڑھ گئی ہیں۔

امریکہ کی مداخلت سے مسئلہ فلسطین حل ہونے والا نہیں ہے۔ امریکیوں کی مداخلت جتنی بڑھتی جائے گی پیچیدگیوں میں اتنا ہی اضافہ ہوتا جائے گا۔ فلسطینی قوم ایک بیدار، حریت پسند اور روشن فکر قوم ہے۔ اس نے ایک حکومت کا انتخاب کیا ہے تو اب عوام کی حمایت سے اس حکومت کو کام کرنے دیجئے۔ وہ صہیونی حکومت کے حق میں یکطرفہ طور پر مداخلت کرتے ہیں جس کے نتیجے میں جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے مسئلہ فلسطین اور بھی پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ البتہ یہ مسائل حل ہو جائیں گے۔ مسئلہ عراق بھی حل ہو جائے گا اور مسئلہ فلسطین بھی نمٹ جائے گا لیکن تب امریکہ کا اعتبار، وجود اور تشخص بھی ختم ہوجائے گا۔

اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس سفر میں خواہ وہ آپ کا شہر لار یا لارستان کا علاقہ ہو یا صوبہ فارس کے دیگر مقامات، مجھے اس صوبے اور یہاں کےعزیز عوام کے بارے میں جو باتیں معلوم تھیں جن کے بارے میں مجھے بتایا گیا تھا وہ میں نے خود دیکھیں۔ جہاد کے ایام میں شیراز کے افاضل اور علما و ممتاز شخصیات کے ساتھ میرا بڑا یادگار وقت گزرا ہے۔ جیسا کہ میں نے انقلاب کی تحریک کے آخری سال اور اس سے قبل والے سال میں آیت اللہ شہید سید عبد الحسین دستغیب مرحوم اور دیگر شخصیات کی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا اسی طرح آیت اللہ ربانی شیرازی مرحوم بھی تھے جن کا شمار قم کے صف اول کے علماء میں کیا جاتا تھا اور بڑے تجربہ کار مجاہد تھے۔ جلا وطنی کے کچھ ایام میں ان کا ساتھ رہا اور مختلف مسائل اور امور پر ان سے تبادلہ خیال ہوا۔ اسی دوران آیت اللہ دستغیب کے ساتھ میری خط و کتابت ہوئی۔ اسی وقت سمجھ میں آ گیا کہ صوبہ فارس اپنے جہاد

میں کس قدر دانائي اور عقلمندی سے کام لے رہا ہے آگے چل کر یہ بات ثابت بھی ہوئیہ آج بھی جب اسلامی انقلاب کی کامیابی کو تقریبا تین عشروں کا وقت گزر چکا ہے اگر ہم اس صوبے میں پہنچتے ہیں تو تمام شہروں اور پورے صوبے میں انقلاب کی خوشبوسے معطر فضا نظر آتی ہے۔ یہ آپ نوجوانوں کی کارکردگی کا نتیجہ ہے۔ یہاں اس میدان میں بھی اور اسی طرح ہر اس شعبے میں جس پر دنیا والوں کی نظریں رہتی ہیں آپ نوجوانوں کی موجودگی صاف محسوس کی جاتی ہے۔
عزیز نوجوانو! ملک آپ کا ہے، آپ کی ملکیت ہے۔ مستقبل آپ کا ہے۔ آپ اپنی طولانی اور خوشبختی سے سرشار عمر کے دوران انقلاب کے ثمرات سے بہرہ مند ہوں گے۔ جتنا ممکن ہو سکے محنت کیجئے۔ جتنا ممکن ہو کام کیجئے۔ علمی میدانوں میں آگے بڑھئےتلاش و جد وجہد کا سلسلہ کبھی رکنے نہ پائے۔ اخلاقیات و دینداری، ذکر خدا و تلاوت کلام پاک کی اہمیت کا ادراک کیجئے۔ ان کے سہارے آپ اس مقام تک پہنچیں گے جو ملت ایران کے شایان شان ہے۔
پروردگارا ! تجھے محمد و آل محمد (ص) کا واسطہ، ہمارے دلوں کو اسلام کی جانب روز بروز زیادہ سے زیادہ متوجہ فرما۔ اسلام سے متعلق آشنائي میں اضافہ فرما۔ خداوندا ! ہمارے عزیز عوام پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔ خدایا ہمارے نوجوانوں کی حفاظت فرما، ان کی عاقبت سنوار دے۔ انہیں ہدایت دے۔ پروردگارا! ان نوجوانوں کے مستقبل کو خود ان کے لئے بھی اور اس ملک کے لئے بھی تابناک قراردے۔ شہدا ءکی ارواح طیبہ کو اپنے اولیاء کے ساتھ محشور فرما اور شہیدوں کے امام " رہ" کی روح مطہر کو بھی اپنے اولیاء کے ساتھ محشور فرما۔ ہمیں بھی شہداءسے ملحق ہونے کی توفیق عطا فرما اور حضرت ولی عصر (عج) کے دل کو ہم سے راضی و خوشنود فرما۔
والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ